اللہ اکبر

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کشف المحجوب (اردو)

تصوف کی لازوال و شہرہ آفاق کتاب

مصنف

زبدۃ العارفین ابو الحسن سید علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا عبد الرؤف فاروقی

ناشر اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ اردو بازار لاہور

نام کتاب	:	**کشف المحجوب**
مصنف	:	زبدۃ العارفین ابوالحسن سید علی بن عثمان ھجویری رحمتہ اللہ علیہ
مترجم	:	جناب مولانا عبدالرؤف فاروقی
پروف ریڈنگ	:	قاری محمد عبدالاحد۔ بادامی باغ، لاہور۔
کمپوزنگ		نوید جاوید۔
ناشر	:	اسلامی کتب خانہ، فضل الٰہی مارکیٹ،
	:	اُردو بازار، لاہور۔

نوٹ

ہماری قارئین سے درخواست ہے کہ ہماری تمام تر کوشش (اچھی پروف ریڈنگ ،معیاری پرنٹنگ) کے باوجود اس بات کا امکان ہے کہ کہیں کوئی لفظی غلطی یا کوئی اور خامی رہ گئی ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں اس غلطی یا خامی کو دور کیا جائے۔

شکریہ!

(ادارہ)

پہلا کشف حجاب

دوسرا کشف حجاب

تیسرا کشف حجاب

چوتھا کشف حجاب

پانچواں کشف حجاب

شرطها اقتران دعوی النبوة فالمعجزة تخص للانبیاءِ

اس کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ مدعی نبوت سے ظاہر ہو۔ پس معجزہ انبیاء کے ساتھ مختص ہے اور کرامات اولیاء کے ساتھ خاص ہیں۔

اور جب ولی ولی ہوتا ہے اور نبی، نبی..... تو ان کے درمیان کسی طرح اشتباہ لازم نہیں آتا تاکہ اس سے احتراز کرنا پڑے اور پیغمبروں (علیہم السلام) کے مرتبے کا شرف ان کے بلند رتبے اور عصمت کی صفائی کے سبب ہوتا ہے نہ کہ محض معجزے یا کرامت یا ان سے خلاف عادت افعال کے ظاہر ہونے کی وجہ سے..... اور اس امر پر سب کا اتفاق ہے کہ تمام انبیاء کرام کے جملہ معجزات خلاف عادت ہی ہوتے ہیں..... اور اصل اعجاز میں سب برابر ہوتے ہیں۔ لیکن درجات اور تفصیل میں ایک کو دوسرے پر فضیلت حاصل ہوتی ہے اور جب انبیاء کرام کے خلاف عادت افعال کے اصولی طور پر متساوی ہونے کے باوجود ان میں ایک دوسرے پر فضیلت درست ہے تو اولیاء کرام کیلئے خلاف عادت کرامت کا ظہور کس طرح درست نہ ہوگا؟ اور انبیاء کرام تو ان اولیاء سے بہت زیادہ افضل ہوتے ہیں جب وہاں خلاف عادت فعل ان میں ایک دوسرے پر فضیلت اور تخصیص کی علت نہیں بن سکے گا۔ یعنی اولیاء کسی طرح بھی انبیاء کے برابر نہیں ہو سکتے۔ عقلمندوں میں سے جس کو یہ دلیل معلوم ہو جائے اس کے ذہن میں کوئی شبہ باقی نہیں رہے گا۔ البتہ اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ جب کسی ولی کو خلاف عادت کرامت حاصل ہو جائے تو وہ کہیں دعویٰ نبوت ہی نہ کر لے۔ تو یہ امر محال ہے۔ اس لیے کہ ولایت کی شرط یہ ہے کہ وہ اپنے قول میں سچا ہو اور حقیقت کے خلاف دعویٰ کرنا تو کذب ہوتا ہے اور کاذب آدمی ولی نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی ولی نبوت کا دعویٰ کرے تو یہ گویا معجزہ پر تنقید ہوگی اور معجزے پر نکتہ چینی کفر ہے اور کرامت سوائے فرمانبردار مومن کے کسی کو حاصل نہیں ہوتی اور جھوٹ تو نافرمانی ہے نہ کہ فرمانبرداری، اور جب معاملہ اسی طرح ہے تو ولی کی کرامت، نبی، کے اثبات محبت کے موافق ہوگی اور

معجزے اور کرامت کے درمیان طعن کرنے کا کوئی شبہ واقع نہیں ہوگا اس لیے کہ پیغمبر ﷺ معجزے کے ثابت کرنے سے اپنی نبوت کو ثابت کرتے ہیں اور ولی بھی اپنی کرامت سے آپ کی نبوت کو ہی ثابت کرتا ہے نیز اس طرح یہ اپنی ولایت کا ثبوت بھی فراہم کردیتا ہے۔ پس ایک سچا ولی اپنی ولایت کے بارے میں وہی کچھ کہتا ہے جو ایک سچا نبی اپنی نبوت کے بارے میں کہتا ہے...... اور ولی کی کرامت بعینہ نبی کا اعجاز ہوتا ہے اور ایک مومن کو ولی کی کرامت دیکھنے سے نبی کی نبوت پر اور زیادہ یقین حاصل ہوتا ہے نہ کہ اس میں شبہ واقع ہو۔ اس لیے کہ ان کے دعوؤں میں کوئی تضاد نہیں ہوتا کہ ایک دوسرے کی نفی کرے کیونکہ ایک کا دعویٰ بعینہ دوسرے کے دعویٰ کی دلیل ہوتا ہے۔ جیسا کہ شریعت کے قانون میں جب ورثا کا ایک گروہ کسی دعوے میں متفق ہو تو جب ان میں سے ایک کی حجت ثابت ہوجائے گی تو اس کی حجت دوسروں کیلئے بھی حجت قرار پائے گی کیونکہ وہ سب دعویٰ میں ایک دوسرے کے ساتھ متفق ہیں اور اگر دعوے مختلف ہوں تو ایک کی حجت دوسروں کیلئے حجت قرار نہیں پائے گی۔ پس جب نبی معجزے کی دلالت کے ساتھ اپنی نبوت کے صحیح ہونے کا مدعی ہو اور ولی اس کی تصدیق کرتا ہو تو اس کے دعویٰ کے اثبات شبہ کا واقع ہونا محال ہے۔ واللہ اعلم۔

معجزے اور کرامت میں فرق

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ جھوٹے آدمی کے ہاتھ پر معجزے اور کرامت کا ظہور محال ہے تو لامحالہ فرق زیادہ ظاہر ہونا چاہیے تاکہ اچھی طرح معلوم اور واضح ہوجائے۔ جان لو کہ معجزوں کیلئے شرط یہ ہے کہ ان لوگوں پر ظاہر کیا جائے اور کرامات کیلئے شرط ان کو چھپانا ہے۔ کیونکہ معجزہ تو دوسروں کیلئے مفید ہوتا ہے اور کرامت صرف صاحب کرامت کیلئے ہی ہوتی ہے اور نیز صاحب معجزہ کو یہ کامل یقین ہوتا ہے کہ یہ عین معجزہ ہے لیکن ولی قطعی طور پر نہیں جان سکتا کہ یہ کرامت ہے یا استدراج! اور نیز صاحب معجزہ یعنی نبی خدائے عزوجل